علم کی اہمیت و فضیلت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

واعظ الجمعہ

علم کی اَہمیت وفضیلت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

علم کی اَہمیت وفضیلت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

علم ایک نور اور بہت بڑی دَولت ہے

برادرانِ اسلام! دِین اسلام میں علم کو بڑی اہمیت حاصل ہے، علم ایک ایسا نُور ہے جس سے دل ودماغ کو وسعت اور نئی رَوشنی ملتی ہے، گفتگو کا سلیقہ آتا ہے، علم کی بدَولت انسان میں تحمل اور برداشت کا مادّہ پروان چڑھتا ہے، اچھے برے اور صحیح غلط کی تمیز سیکھتا ہے، علم ہمیں اعلی اَخلاقی اَقدار سے نہ صرف رُوشناس کراتا ہے، بلکہ انسانی کردار کی عظمت اور پستی کی گہرائیوں سے بھی آگاہ کرتا ہے، علم کی بدَولت حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو فرشتوں پر برتری عطا ہوئی، علم ایک ایسی دَولت ہے جس کی ہر انسان کو زندگی بھر اشدّ ضرورت رہتی ہے، تاریخ شاہد ہے کہ علم نے اَقوامِ عالَم کی تاریخ بدل کر رکھ دی!۔

دینِ اسلام میں علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی، وہ علم سے متعلق

تھی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ﴾(۱) "پڑھیے اپنے رب تعالی کے نام سے، جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا، پڑھیے اور آپ کا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے، جس نے قلم سے لکھنا سکھایا، آدمی کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا"۔

صرف یہی نہیں بلکہ خالقِ کائنات عزّوجلّ نے حضور نبیٔ کریم ﷺ کو اس جہاں میں مُعلّمِ کائنات بنا کر بھیجا؛ تاکہ وہ ہمیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیں، اور ان اَسرار ورُموز سے آگاہ فرمائیں جن کا ہمیں علم نہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَ یُزَكِّیْكُمْ وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾(۲) "ہم نے تم میں تم میں سے ایک رسول بھیجا، کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے، اور تمہیں پاک کرتا، اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے، اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہیں تھا"(۳)۔

علم لوگوں کے مابین وجہِ امتیاز ہے

عزیزانِ محترم! علم کی بدَولت بندے کا دل نورِ ہدایت سے جگمگا اُٹھتا ہے، علم اَقوام کی ترقی اور بلندی کا اہم ترین ذریعہ ہے، اور یہ ایک ایسی دَولت ہے جسے اللہ تعالی نے لوگوں کے مابین وجہِ امتیاز قرار دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾(٤) "آپ فرما دیجیے! کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں؟!"۔

---

(١) پ ٣٠، العلق: ١-٥.
(٢) پ ٢، البقرة: ١٥١.
(۳) "تحسین خطابت ۲۰۲۱" فروری، علم وعمل، ۱/ ۱۲۵، ۱۲۶۔
(٤) پ٢٣، الزمر: ٩.

بقدرِ ضرورت علم سیکھنا فرض ہے

میرے محترم بھائیو! عبادات سے لے کر مُعاملات تک، زندگی کے ہر ہر موڑ پر انسان کو علم کی ضرورت رہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ بقدرِ ضرورت علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ»[1] "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔

درَجات میں بلندی کا سبب

عزیزانِ محترم! علم درجات میں بلندی کا سبب ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾[2] "اللہ تعالی تم میں سے اُن کے درجات بلند فرمائے گا، جو ایمان والے ہیں اور جنہیں علم دیا گیا ہے"۔

علمِ نافع صدقۂ جاریہ ہے

جانِ برادر! علمِ نافع وہ عمل ہے جس کا شمار صدقۂ جاریہ میں ہوتا ہے، اور اس کا ثواب ملنے کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: (١) إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، (٢) أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، (٣) أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ»[3] "انسان جب اس دارِ فانی سے کُوچ کرتا ہے تو تین ۳ چیزوں کے سِوا اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں:

---

(١) "سنن ابن ماجه" المقدّمة، ر: ٢٢٤، صـ٤٧.

(٢) پ٢٨، المجادَلة: ١١.

(١) "صحيح مسلم" كتاب الوصية، ر: ٤٢٢٣، صـ٧١٦.

(۱) ایک صدقۂ جاریہ، (۲) دوسرا وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے، (۳) اور تیسرا نیک اولاد جو اُس کے لیے دعا کرتی رہے"۔

علماء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں

حضراتِ گرامی قدر! علمائے دین کو فضیلتِ علم کے سبب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وارث قرار دیا گیا ہے، حضرت سیّدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «فَضْلُ العَالِمِ عَلَى العَابِد كَفَضْلِ القَمَرِ عَلَى سَائِرِ الكَوَاكِبِ، إِنَّ العُلَمَاءَ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَاراً وَلَا دِرْهَماً، إِنَّمَا وَرَّثُوا العِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَ بِهِ فقد أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ»[۱] "عالم کی فضیلت (برتری) عابد (غیرِ عالم عبادت گزار) پر ایسی ہے، جیسی چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ یقیناً علمائے کرام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ترکہ میں درہم ودینار نہیں چھوڑے، بلکہ انہوں نے اپنی میراث میں علم چھوڑا ہے، توجس نے علم حاصل کیا اُس نے (وراثتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے) کثیر حصہ پالیا"۔

دین پڑھنے پڑھانے والوں کا مقام ومرتبہ

عزیزانِ مَن! علمِ دین حاصل کرنے والے طالبِ علم کی راہ میں فرشتے اپنے پَر بچھاتے ہیں، اور علم پڑھانے والے عالِم دین کے لیے زمین وآسمان کی ہر مخلوق دعا کرتی ہے، حضرت سیّدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(۱) "سنن أبي داود" كتاب العلم، باب في فضل العلم، ر: ٣٦٤١، صـ٥٢٣.
و"سنن الترمذي" أبواب العلم، باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة، ر: ٢٦٨٢، صـ٦٠٩.

«إِنَّ الْملاَئِكَةَ لَتَضعُ أَجْنِحَتَهَا رِضاً لِطَالِبِ الْعِلْم، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْض، وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْماء»[1] "فرشتے طالبِ علم سے خوش ہوکر اُس کے لیے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں، آسمانوں اور زمین کی ہر مخلوق حتی کہ پانی میں مچھلیاں بھی، عالمِ دین کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں!"۔

حضرت سیّدنا ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ الله، وَمَلاَئِكتَهُ، وَأَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرَضِينَ، حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا، وَحَتَّى الحُوتَ، لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الخَيْرَ»[2] "جو شخص لوگوں کو اچھائی کی تعلیم دیتا ہے، اللہ تعالی اس پر رحمت نازل فرماتا ہے، اور اللہ کے فرشتے، اور زمین وآسماں والے، یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں، اور مچھلیاں بھی، اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں"۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا ذِكْرُ الله وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ»[3] "خبردار رہو! دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سوائے ذکرِ الٰہی، اور اس سے تعلق رکھنے والی اشیاء، اور عالمِ دین اور طالبِ علم کے، سب کچھ ملعون ہے"۔

(١) "سنن أبي داود" كتاب العلم، باب في فضل العِلم، ر: ٣٦٤١، صـ٥٢٣.
(٢) "سنن الترمذي" كتاب العلم، باب ما جاء في فضل الفقه ...إلخ، ر: ٢٦٨٥، صـ٦٠٩.
(٣) "سنن الترمذي" أبواب الزُهد [باب منه حديث: «إن الدنيا ملعونة» ر: ٢٣٢٢، صـ٥٣٢. و"سنن ابن ماجه" كتاب الزُهد، باب مثل الدنيا، ر: ٤١١٢، صـ٧٠٤.

حُصولِ علم کی غرض سے نکلنے کا اجر وثواب

جانِ برادر! حُصولِ علم کی غرض سے گھر سے نکلنے والا شخص اپنی واپسی تک اللہ تعالی کی راہ میں ہے، اور اُسے ویسا ہی اجر وثواب دیا جائے گا جیسا راہِ خدا میں نکلنے والے کے لیے ہے، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ العِلْمِ، فَهُوَ فِي سَبِيلِ الله حَتَّى يَرْجِعَ»[1] "جو حصولِ علم کے لیے نکلا، وہ اس وقت تک اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ واپس لَوٹ نہیں آتا"۔

علمی مجالس جنّت کے باغات ہیں

حضراتِ ذی وقار! علم کی مجلسیں جنّت کے باغات ہیں، حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا» "جب تم جنّت کے باغوں سے گزرا کرو تو اُن میں سے کچھ کھا لیا کرو" عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! جنّت کے باغ کیا ہیں؟ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَجَالِسُ الْعِلْمِ»[2] "علم کی مجلسیں"۔ لہذا جب بھی کسی علمی مجلس یا اجتماع کے پاس سے گزر ہو، یا اَہلِ علم کی صحبت میسّر آئے، اُن کی خدمت میں کچھ نہ کچھ وقت ضرور گزاریں، اور کوئی اچھی بات یا دینی مسئلہ ضرور سیکھیں!۔

علم میں اِضافہ کی دعا کا حکم

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! اللہ رب العالمین نے حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنے علم میں اِضافے کے لیے دعا کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب العلم، باب فضل طلب العلم، ر: ٢٦٤٧، صـ٦٠١.
(٢) "المعجم الكبير" للطبَراني، باب العين، مجاهد عن ابن عباس، ر: ١١١٥٨، ١١/ ٧٨.

﴿عِلْمًا﴾[1] "اے حبیب عرض کیجیے: کہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ عطا فرما"۔

علّامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "اس آیتِ مُبارکہ سے علم کی فضیلت واضح طور پر ثابت ہوتی ہے؛ کیونکہ خالقِ کائنات عزّوجلّ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو علم کے علاوہ کسی دوسری چیز میں زیادتی واِضافہ کی دعا کا حکم نہیں دیا"[2]۔

جنّت کے راستہ میں آسانی کا سبب

برادرانِ اسلام! علمِ دین کی تلاش میں نکلنا جنّت تک پہنچنے کا آسانی ترین ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ سَلَكَ طَرِيقاً يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْماً، سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيقاً إِلَى الجَنَّةِ»[3] "جو علمِ دین کی تلاش میں نکلتا ہے، اللہ تعالی اُس کے لیے جنّت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے"۔

علم کی راہ میں آنے والی مشکلات پر صبر ضروری ہے

میرے محترم بھائیو! حُصولِ علم کی راہ میں اکثر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بالخصوص وہ طلبہ جو حُصولِ علم کی غرض سے گھربار، والدین اور بہن بھائیوں سے دُور دینی مدارس یا بیرونِ ملک قیام پذیر ہوتے ہیں، انہیں طرح طرح کے مسائل اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہذا انہیں چاہیے کہ ان مشکلات کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں اور اُس پر صبر کریں؛ کیونکہ علم کے ثمرات صبر کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتے۔

اللہ تعالی نے حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوۃ والسلام کے واقعہ میں ذکر فرمایا: ﴿قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝٦٦﴾

(١) پ١٦، طه: ١١٤.

(٢) "فتح الباري" لابن حجر، كتاب العلم، باب فضل العلم ...إلخ، ١/ ١٧٢.

(٣) "سنن الترمذي" أبواب العلم، باب فضل طلب العلم، ر: ٢٦٤٦، صـ٦٠١.

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَ كَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ لَاۤ اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾[1] "انہیں موسیٰ نے کہا کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہوں اس شرط پر، کہ جو آپ کو ہدایت کا طریقہ سکھایا گیا ہے، آپ مجھے اس میں سے سکھائیں ؟! کہا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے ! اور جو آپ کو سمجھ نہیں آئے گی اس بات پر آپ صبر کیسے کریں گے ؟ کہا: ان شاء اللہ آپ مجھے صابر ہی پائیں گے ! اور میں کسی بات میں بھی آپ کی مخالفت نہیں کروں گا!"۔

علم چھپانے کی سزا

جانِ برادر! دینِ اسلام میں جہاں علم سیکھنے سکھانے کے متعدّد فضائل بیان ہوئے ہیں، وہیں علم چُھپانے پر بڑی سخت وعیدیں بھی بیان ہوئی ہیں، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ، أُلْجِمَ يَوْمَ القِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ»[2] "جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی، اور اُس نے علم ہونے کے باوُجود اُسے چھپایا، بروزِ قیامت اُسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی"۔

دنیاوی غرض سے حُصولِ علم کی مذمت اور اس کا انجام

حضراتِ ذی وقار! علماء سے مقابلہ کرنے، جاہل کے سامنے اپنے علم کا رُعب جمانے، انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے، یا کسی اَور دنیاوی غرض سے علم حاصل کرنا جہنّم میں داخلے کا باعث ہے، اور ایسا کرنے والا جنّت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا، حضرت سیّدنا کعب بن مالک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ روایت کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم کو

---

(١) پ١٥، الكهف: ٦٦ - ٦٩.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب العلم، باب ما جاء في كتمان العلم، ر: ٢٦٤٩، صـ٦٠١.

فرماتے سنا: «مَنْ طَلَبَ العِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ العُلَمَاءَ، أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ»[1] "جس نے علم اس لیے حاصل کیا؛ کہ علماء سے مقابلہ کرے، یا کم علم لوگوں سے جھگڑے، اور لوگوں کو علم کے ذریعہ اپنی طرف مائل کرے، اللہ تعالی ایسے شخص کو جہنم میں داخل فرمائے گا"۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً، مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ الله، لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضاً مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» يعني رِيحَها[2] "جس نے اللہ تعالی کی خوشنودی کے لیے سیکھے جانے والے علم کو، دنیا کمانے کے لیے سیکھا، وہ شخص بروزِ قیامت جنّت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا"۔

آخرت میں اجر وثواب سے محرومی

عزیزانِ مَن! دُنیوی شہرت، ناموَری یا حُصولِ دنیا کی غرض سے علمِ دین حاصل کرنے والے کے لیے، آخرت میں کوئی اجر وثواب نہیں، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "(قیامت کے دن) ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے علم سیکھا سکھایا اور قرآن کریم پڑھا ہو گا، اللہ تعالی اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، پھر اللہ عزّوجلّ اس سے دریافت فرمائے گا کہ تُو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے علم سیکھا سکھایا اور تیرے لیے قرآنِ کریم پڑھا، اللہ جلّ جلالہ ارشاد فرمائے گا کہ تُو جھوٹا ہے! تُو نے علم اس لیے سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے، اور قرآنِ کریم اس لیے پڑھا

---

(١) المرجع نفسه، باب فيمن يطلب بعلمه الدنيا، ر: ٢٦٥٤، صـ٦٠٣.

(٢) "سنن أبي داود" كتاب العلم، باب في طلب العِلمِ لغير الله، ر: ٣٦٦٤، صـ٥٢٥، ٥٢٦.

کہ تجھے قاری کہا جائے، اور وہ تجھے کہہ لیا گیا! پھر اسے جہنم میں ڈالنے کا حکم ہو گا، تو اسے منہ کے بَل گھسیٹ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا!"[1]۔

حُصولِ علم کا مقصد

حضراتِ گرامی قدر! حصولِ علم کا مقصد صرف وصرف اپنا ذاتی مفاد ہرگز نہیں ہونا چاہیے، بلکہ ایسا علمِ نافع حاصل کرنا چاہیے جس سے اپنی ذات کے ساتھ ساتھ مُعاشرے کے دیگر اَفراد کو بھی فائدہ پہنچایا جاسکے، مثال کے طَور پر اگر کوئی شخص حافظ وقاری یا عالمِ دین ہے، تو لوگوں کو قرآن وحدیث کی تعلیم دے، انہیں بھی گمراہی سے بچانے میں اپنا کردار ادا کرے، غیر مسلموں کو دینِ اسلام کا پیغام سمجھنے میں اُن کی مدد کرے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص ڈاکٹر (Doctor) ہے، تو وہ کم سے کم فیس کے ذریعے لوگوں کا علاج کرنے کی کوشش کرے؛ تاکہ غریب سے غریب شخص کی بھی اُس تک رَسائی ممکن ہو۔ اگر کوئی شخص ٹیچر (Teacher) ہے تو وہ بچوں کو اچھی تعلیم وتربیت دے کر مُعاشرے کا بہترین فرد بننے میں اُن کی مدد کرے۔

بے فائدہ علم سے پناہ کی دعا

اس کے برعکس ایسا علم جو بے فائدہ ہو، یا اُس سے مستفید ہونا غربت کے سبب عام آدمی کے بس کی بات نہ ہو، اُس سے اللہ رب العالمین کی پناہ مانگنی چاہیے، حضرت سیّدنا زید بن اَرقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے دعا کرتے ہوئے عرض کی: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ»[2] "اے اللہ میں بے فائدہ علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں!"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإمارة، ر: ٤٩٢٣، صـ٨٥٢، ٨٥٣، ملخصاً.

(٢) المرجع نفسه، كتاب الذكر والدعاء ...إلخ، ر: ٦٩٠٦، صـ١١٨١.

میرے پیارے بھائیو! اللہ تعالی کی بارگاہ میں جب بھی حصولِ علم کے لیے دعا کریں تو علمِ نافع کی دعا کریں؛ کیونکہ علم کسی ایسی چیز کا نام نہیں جسے سنبھال کر تجوریوں میں رکھا جائے، یہ تو ایک ایسی دَولت ہے جسے کوئی چُرا نہیں سکتا، اس دَولت کو اللہ تعالی کی مخلوق پر جتنا خرچ کیا جائے، اس کے ذریعے لوگوں کو جتنا نفع پہنچایا جائے، یہ دَولت مزید بڑھتی چلی جاتی ہے، حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: "علم وہ نہیں جو سنبھال کر رکھا جائے، بلکہ علم تو وہ ہے جو (لوگوں کو) نفع پہنچائے"[1]۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! دینِ اسلام نے حصولِ علم کی خوب تاکید فرمائی ہے؛ کیونکہ علم کی بدَولت انسان کو اچھے بُرے کی تمیز ہوتی ہے، انسان کفر وگناہ سے پاک وصاف ہوتا ہے، شریعت وطریقت اور حقیقت ومعرفت کے پوشیدہ اَسرار ورُموز سے آگاہی ہوتی ہے، اور علم ہی سے دین ودنیا کے کام وابستہ ہیں، مختصر یہ کہ علم اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے، اور اس کی دُنیوی واُخروی اہمیت، اِفادیت اور فضیلت سے کسی طَور پر انکار ممکن نہیں، لہذا خود بھی خوب علم حاصل کریں، اور اپنے بچوں کو بھی دینی ودُنیوی علم کے زیور سے آراستہ کریں؛ تاکہ مستقبل کے یہ معمار، اپنے والدین، اساتذۂ کرام اور ملک وقوم کے لیے باعثِ فخر ثابت ہوں، اور آخرت میں بھی ہماری بخشش ونَجات کا ذریعہ بنیں، اور ایسا اسی وقت ممکن ہے جب ہم اپنے بچوں کو دُنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بھی خوب آراستہ کریں، اور ان کی تربیت اسلامی تعلیمات کے مطابق کریں!"۔

---

(١) انظر: "حلية الأولياء" الإمام الشافعي، ر: ١٣٣٦٦، ٩/ ١٣١.

دعا

اے اللہ! ہمارے علم میں اِضافہ فرما، ہمیں علمِ نافع عطا فرما، پڑھنے پڑھانے کا خوب جذبہ عطا فرما، علم کی برکتوں سے مستفید فرما، اِحیائے اسلام و سنّت کی غرض سے دینی علوم سیکھنے کی سوچ عطا فرما، اپنے اساتذہ اور والدین کا ادب واحترام کرنے کی توفیق عطا فرما، اور دنیاوی شہرت اور مفادات کے لیے طلبِ علم سے بچا!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں مُلک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.